Sociology & Cultural Research Review (JSCRR)
Available Online: https://scrr.edu.com.pk
Print ISSN: 3007-3103 Online ISSN: 3007-3111
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

URDU HAMDIC LITERATURE AND THE MONTHLY MAGAZINE 'SAYYARAH,' LAHORE

اردو کا حمدیہ ادب اور ماہ نامہ "سیّارہ" لاہور

Abdul Qudoos Hassan Rashid
Incharge Chairperson Department of Urdu GC University Hyderabad
abdul.qudoos@gcuh.edu.pk
Rukhsana Jafar Ali
Lecturer Department of Urdu, GC University Hyderabad
rukhsanahanan04@gmail.com

Abstract
Urdu editorship of Naeem Siddiqui a literary magazine by title of SAYYARAH began to public from Lahore in August 1962.This magazine played a leading role in promotion of Islamic literature, through it Islamic teachings based literature was created by which a noble noble act of character building and constructive thinking was carried out, monthly SAYYARAH Lahore presented all literary forms in a pure literary and ideological way, among such a literature the hymns published in it have a prominent position, readers from masses to classes to classes similarly from novice poets to seasoned poets all have witnessed the hymnal poetic writngs in it and have contributed such poetic writings to it as well , following hymnal poetic writing has been selected from it as an example.

Keywords: *Urdu Editorship, Naeem Siddiqui, Literary Magazine, Islamic Literature*

ملخص

اگست ۱۹۶۲ء میں لاہور سے نعیم صدیقی کی ادارت میں"سیّارہ" کے نام سے ایک ادبی مجلے کا اجرا کیا گیا۔اس مجلے نے تحریک ادب اسلامی کے فروغ میں ایک ترجمان کا سا کردار ادا کیا اور رسالے کے توسط سے اسلامی نقطۂ نظر سے ایسا ادب تخلیق کیا ہے جس سے تعمیر افکار اور تعمیر کردار کا مثبت ترین کام لیا گیا۔ماہ نامہ "سیّارہ لاہور"نے اردو ادب کی تمام اصناف کو خالص ادبی اور نظریاتی طور پر پیش کیا۔ان میں حمدیہ کلام کو ایک امتیازی مقام حاصل ہے اردو کے عام

قارئین سے ادبی قارئین تک اور نوآموز شاعر سے قادرالکلام شاعر تک نے یہاں حمدیہ کلام کو دیکھا ہے اور لکھا ہے بہ طور مثال درج ذیل حمدیہ کلام کا انتخاب کیا گیا ہے۔

تمہید

اردو ادب جتنا قدیم ہے، اسی قدر اسلامی ادب بھی اپنی قدامت اور گہرائی کا حامل ہے۔ اسلامی ادب کا ہر پہلو، خواہ وہ نظم ہو یا نثر، قدیم و جدید اصناف میں نمایاں رہا ہے۔ اسلامی ادب سے لے کر تحریکِ ادبِ اسلامی تک اردو ادب میں حمد، نعت، منقبت، قصیدہ، مرثیہ، غزل، رباعی، آزاد نظم، حب الوطنی، اور مسلم جذبات و احساسات پر مبنی شاعری کا ایک وسیع ذخیرہ موجود ہے، جس میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اسلامی ادب کا سفر تحریکِ ادبِ اسلامی کی شکل میں شعوری طور پر ایک ایسے مرحلے پر پہنچ چکا ہے، جہاں یہ اپنی ایک مضبوط شناخت قائم کر چکا ہے۔ تحریکِ ادبِ اسلامی کے زیر اثر نہ صرف شاعروں اور ادیبوں کا ایک وسیع حلقہ وجود میں آیا، بلکہ اس کے اثرات مختلف ادبی اور غیر ادبی رسائل میں بھی دیکھے گئے۔ ان رسائل میں شامل ہیں: چراغ را" کراچی، "جہانِ نو" کراچی، "فاران" کراچی، "مشیر" کراچی، "ترجمان" لاہور، "سیّارہ" لاہور، "یثرب" لاہور، "ایشیا" لاہور، "تعمیر انسانیت" لاہور، "اردو ڈائجسٹ" لاہور، "سیّارہ ڈائجسٹ" لاہور۔

ماہنامہ "سیّارہ" لاہور کی حیثیت تحریکِ ادبِ اسلامی کے ایک ترجمان کی سی ہے۔ اس رسالے نے نظم و نثر کی تمام اصناف میں ادبِ اسلامی کو ایک تحریک کی صورت میں پیش کیا۔ اس کا شعری سرمایہ کسی بھی صورت نثری سرمایے سے کم نہیں ہے۔ "سیّارہ" نے شعری اصناف میں حمد، نعت، منقبت، مرثیہ، قصیدہ، رباعی، قطعہ، اور نظم نگاری کو فنی لوازمات کے ساتھ ساتھ فکری ترقی دی ہے۔ حمدیہ کلام کو رسالے میں خاص اہتمام اور ترجیح کے ساتھ شائع کیا گیا اور اس کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ حمدیہ کلام کا ایک بڑا ذخیرہ "سیّارہ" کی زینت ہے، جو اس کے اسلامی تشخص کو اُجاگر کرنے میں نمایاں کردار ادا کرتا ہے۔

"سیّارہ" کا اسلامی تشخص سمجھنے کے لیے جہاں اس میں شائع ہونے والے مقالات، مضامین، اور دیگر نثر پاروں کا مطالعہ ضروری ہے، وہیں شعری اصناف کا جائزہ بھی اتنا ہی اہم ہے۔ زندگی میں انقلاب برپا کرنے والے مفکرین، علماء، خطباء، شعرا، مصور، قلم کار، سیاست دان، سائنس دان، اساتذہ، یا وکلا اپنے اپنے دائرۂ عمل میں مصروفِ کار رہتے ہوئے تبدیلی کی تحریک کا حصہ بن جاتے ہیں۔ نظریہ اگر فرد کی روح میں سرایت کر جائے تو پھر اس سے فرق نہیں پڑتا کہ اس کے ہاتھ میں قلم ہے، مو قلم، عصا، یا نشتر۔ شاعر کے پاس لفظ کا ہتھیار اور خیال کی طاقت ہوتی ہے، جو اس کے پیغام کو موثر اور دلکش بناتی ہے۔ ماہنامہ "سیّارہ" کے شعری سرمایے کا جائزہ پیش کیا جا رہا ہے تاکہ یہ معلوم ہو کہ اس محاذ پر کامیابیوں یا ناکامیوں کی نوعیت کیا رہی، اور معیار و مقدار کے لحاظ سے اس سرمایے کی صورتِ حال کیسی رہی ہے۔ "سیّارہ" نے شعری اصناف میں حمد، نعت، منقبت، مرثیہ، قصیدہ، رباعی، قطعہ اور نظم نگاری کو فنی لوازمے کے ساتھ ساتھ فکری ترقی دی ہے۔ حمدیہ کلام کو رسالے میں اہتمام و اولیت کے ساتھ شایع کیا ہے اور اس کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ حمدیہ کلام کا ایک بڑا ذخیرہ "سیّارہ" کی زینت ہے۔

حمدیہ کلام کہنے والے شعرا میں ابو العرفان، ابو المجاہد زائد، ابو ظفر صہبا، احسان اللہ ثاقب، ادریس بابر، اظہر درانی، پروفیسر اسرار احمد سہاوری، ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی، افتخار عارف، حکیم افتخار فخر، شیخ محمد اقبال، افضال احمد انوار، افضل آرش، سید امجد الطاف، محمد امین، امین راحت چغتائی، انتظار نعیم، انجم رومانی، سید انوار ظہوری، انوار فیروز، انور مسعود، محمد ایوب انصاری، آباد شاہ پوری، آسی ضیائی، آغا صادق، باقی احمد پوری، حافظ بشیر آزاد، بشیر ساجد، تاج سعید، تحسین فراقی، جعفر بلوچ، حافظ لدھیانوی، حامد یزدانی، حفیظ الرحمن احسن، حفیظ تائب، حفیظ صدیقی، حمیدہ شاہین زبیری، خالد بزمی، خالد علیم، خورشید انصاری، ڈاکٹر خورشید رضوی، راسخ عرفانی، روحی کنجاہی، ریاض حسین چودھری، ڈاکٹر ریاض مجید، زائد رائلوی، زہیر کنجاہی، زید اللہ فہیم، حکیم سرور سہارن پوری، سلیم شہزاد، سید سلیمان ندوی، شبیر بخاری، شفیق احمد ملک، شمیم طارق، صادق مولیٰ، صائمہ اسماء شاہد، صبا اکبر آبادی، صبا متھراوی، صفدر صدیق رضی، محمد رمضاں خاں اختر، سید ضیاء الدین نعیم، ضیاء محمد ضیاء، طارق ہاشمی، طاہر شادانی، سید طاہر واسطی، طفیل ہوشیار پوری، عارف عبد المتین، ڈاکٹر عاصی کرنالی، عبد العزیز خالد، عبد الکریم ثمر، عبرت صدیقی، عرفان صدیقی، عزیز بگھروی، عطا الرحمن قاضی، ڈاکٹر عطیہ خلیل عرب، علقمہ شبلی، علیم ناصری، پروفیسر عنایت علی خان، غالب عرفان، غلام محمد قاصر، فضا ابن فیضی، فضل گلبر گوی، محمد فیروز شاہ، فیض الرسول فیضان، قاسم جلال، قمر سنبھلی، قیصر قیصری، کرسٹو فر مورلی (سعدیہ حسن)، کرم حیدری، گل بخشالوی، گوہر ملسیانی، ماہر القادری، متین فطرت، متین فکری، محسن احسان، محیط اسماعیل، مسعود جاوید، مظفر وارثی، نثار اکبر آبادی، نثار جیراج پوری، سید نظر زیدی، نعیم صدیقی، نورین طلعت عروبہ، ڈاکٹر وحید قریشی، پروفیسر ہارون الرشید، یزدانی جالندھری، محمد یعقوب شاہق اور دیگر شامل ہیں۔

کچھ شعرا نے تحریک اور "سیّارہ" کے زیر اثر صرف حمدیہ کلام پر مشتمل نعتیہ مجموعے شائع کیے ہیں، ان میں ایک نمایاں نام حافظ لدھیانوی کا ہے۔ رسالے میں موجود حمدیہ کلام متفرق ہیئت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات مبارکہ ہر مسلمان کے ایمان کی بنیاد ہے۔ ہر مسلمان اللہ پر بلا شرکت غیرے غیر متزلزل ایمان رکھتا ہے۔ مسلم شعرا نے اسی ایمانی جذبے کے زیر اثر حمدیہ کلام کہا ہے، حتیٰ کہ غیر مسلم شعرا نے بھی حمدیہ کلام کہا ہے۔

حمد کہنے والے شعرا میں تحریک ادب اسلامی سے وابستہ شعرا کے علاوہ تحریک سے باہر کے شعرا بھی ہیں جن میں تحریک کے مخالف شعرا کے علاوہ غیر جانبدار شعرا بھی شامل ہیں۔ "سیّارہ" نے بلا امتیاز حمد نگاروں کا کلام شائع کیا ہے۔ طوالت کے خوف کے باعث صرف حمدیہ کلام کے کچھ نمونے بطورِ مثال پیش ہیں۔

حمد باری تعالیٰ

ابو المجاہد زاہد (م:۲۰۰۹ء) تحریکِ ادبِ اسلامی کے معروف شاعر ہیں۔ زاہدؔ تخلص کرتے ہیں۔ حمد و نعت کے میدان میں انھوں نے بارہا اپنے قلم کو معطر کیا ہے۔ ان کی حمد کے دو اشعار ملاحظہ کریں:

؎ کون اپنی حمد کی توفیق دیتا ہے مجھے؟ حمد کے شایانِ شاں الفاظ بھی دیتا ہے کون؟

پونچھتا ہے کون اے زاہد! مرے اشکِ الم   میرے ہونٹوں کو مسرت کی ہنسی دیتا ہے کون؟۱

ادریس بابر لاہور کے رہائشی ہیں۔ ان کا حمدیہ کلام بھی بے مثال ہے۔ ان کی حمد "دعا" کا ایک شعر ملاحظہ کریں:

ہر شعر میرا طائرِ بے نغمۂ بہار   تو روح پھونک کر اسے گویائی بخش دے۔۲

امین راحت چغتائی تحریکِ ادبِ اسلامی کے ادیب اور شاعر ہیں۔ راحتؔ تخلص کرتے ہیں۔ ان کی حمد "تری رحمتوں سے روشن مری زندگی کے امکاں" کا مقطع یہ ہے:

تری بندگی کی دولت سے ہے سرفراز راحتؔ   یہی توشہ آخرت کا، یہی زندگی کا سامان۔۳

انور مسعود خوش فکر شاعر ہیں اور تحریکِ ادبِ اسلامی سے وابستہ ہیں۔ انھوں نے "سیّارہ" کے لیے بھی لکھا، جسے "سیّارہ" نے اہتمام کے ساتھ شائع کیا۔ ان کی حمد کے دو اشعار دیکھیے:

کون پانی کو اڑاتا ہے ہوا کے دوش پر   کس نے بخشی پیڑ کو آتش پذیری، سوچیے

وادیٔ بطحا میں اک اُمّی پیمبر ﷺ بھیج کر   کس نے کی انسانیت کی دستگیری، سوچیے۔۴

ڈاکٹر تحسین فراقی حمدیہ رباعی میں شانِ کبریائی اور عاجزیٔ بندگی کا اظہار یوں کرتے ہیں:

عالم میں نظامِ خشک و تر تجھ سے ہے   طغیانِ بحر و طولِ بر تجھ سے ہے

میں کون؟ ترا بندۂ عاجز تحسینؔ   جس کی ہر شام، ہر سحر تجھ سے ہے۔۵

جعفر بلوچ تحریکِ ادبِ اسلامی سے وابستہ شاعر اور ادیب ہیں۔ ان کا تعلق تحریک کے مرکز لاہور سے ہے اور تخلص جعفرؔ ہے۔ ان کی حمد کے پہلے دو اشعار دیکھیے:

اک صادق و امین نے ہمیں جس کی دی خبر   ہاں ہاں وہی خدائے احد ہے، وہی وہی

وہ بے نیاز یاد کسی کو ہو یا نہ ہو   اس بے نیاز کی ہے جہاں پروری، وہی۔۶

حافظ لدھیانوی فیصل آباد کے شاعر ہیں۔ ان کا تخلص حافظؔ ہے۔ وہ تحریکِ ادبِ اسلامی کے نمایاں شاعر ہیں اور ان کی پہچان ایک حمد و نعت گو شاعر کی حیثیت سے ہے۔ ان کی حمد کا مطلع و مقطع یہ ہے:

روشن ہے شمع دل میں خدا کے جمال کی   پاکیزگی عجیب ہے میرے خیال کی

حافظؔ آسی کے لطف سے کٹتی ہے زندگی   سنتا ہے التجا وہی آشفتہ حال کی۔۷

حفیظ تائب ادبِ اسلامی کے ایک نامور شاعر ہیں۔ ان کا اصل نام عبدالحفیظ ہے اور تائبؔ تخلص کرتے ہیں۔ ان کی پیدائش احمد نگر، گجرانوالہ میں ہوئی، بعدازاں لاہور منتقل ہوگئے۔ وہ غزل گو شاعر کے طور پر مشہور ہوئے لیکن نعت گوئی کو اپنی مستقل پہچان بنایا اور ان کی شہرت ایک نعت گو شاعر کی حیثیت سے ہے۔ ان کی حمد کا مطلع و مقطع ہے:

مہِ صفا ہو سرِ خواب جلوہ گر، اے کاش — ہو نور نور مرا قریۂ نظر، اے کاش

سفر عدم کا جو در پیش ہو مجھے تائبؔ — دیارِ نور کی خوشبو ہو ہمسفر، اے کاش۸

خالد بزمی کی حمدیہ نظم "کوئی تو ہے" میں وجودِ حق تعالیٰ کا بیان اس طرح ہوتا ہے۔ دو شعر ملاحظہ کریں:

اس جہانِ رنگ و بُو کا پاسباں کوئی تو ہے — اس چمن زار جہاں باغباں کوئی تو ہے

اس کی جانب بار بار اٹھتی ہے بزمی کی نظر — اس جہاں میں اُس پہ مہرباں کوئی تو ہے۹

محمد رمضان اخترؔ کا تعلق کوٹ ادو سے ہے۔ وہ تحریکِ ادبِ اسلامی کے شاعر ہیں اور اخترؔ تخلص کرتے ہیں۔ ان کی حمد "حمدِ ربّ ذوالجلال" (جس کی ردیف "تری شان جل جلالہٗ" ہے) کے پہلے دو اشعار ہیں:

تُو ہے ماورائے زماں مکاں، تری شان جل جلالہٗ — میں پکاروں تجھ کو کہاں کہاں، تری شان جل جلالہٗ

ترا حکم تھا کہ حجاز میں، ترا گھر بنے، ترا در بنے — تُو مکینِ عالمِ لامکاں، تری شان جل جلالہٗ۱۰

ریاض حسین چودھری سیالکوٹ کے شاعر ہیں۔ ان کے حمدیہ کلام کے دو اشعار ملاحظہ کریں:

تابشِ نعتِ نبیؐ کو کس نے بخشا ہے دوام — میرے فن کی چاندنی کو جاوداں کس نے کیا

ہر قدم پر منزلوں نے نقشِ پا چومے ریاضؔ — اپنی رحمت کو شریکِ کارواں کس نے کیا۱۱

صبا اکبر آبادی نے اسلامی ادب میں اپنے کلام کے ذریعے وقیع اضافہ کیا ہے۔ ان کی خوبصورت حمد "بیادِ صبا اکبر آبادی نمبر" میں شامل ہے۔ مسدس کی ہیئت میں لکھی حمد کا ایک بند یہ ہے:

اے ربِ ذوالجلال، قلم کو جمال دے — تحریر کو حسین بنا، خدوخال دے

نقطوں کو حسن اور کشش کو کمال دے — ایک ایک حرف نور کے سانچے میں ڈھال دے

تحریرِ حمد کو تری تائید چاہیے — ہر دائرے کو مرکزِ توحید چاہیے۱۲

صبا متھراوی حمد و نعت کے شاعر ہیں۔ کراچی سے ان کا تعلق ہے اور صباؔ تخلص کرتے ہیں۔ ان کی حمد کا ایک شعر یہ ہے:

؎ میری مشکلوں کو وہ آساں کرے گا　　صباؔ میرا یاور خدا ہی خدا ہے ۱۳

ضیاء محمد ضیاؔ پسرور سے تعلق رکھتے ہیں اور تحریکِ ادبِ اسلامی سے وابستہ شاعر ہیں۔ ضیاؔ تخلص کرتے ہیں۔ ان کی حمد "وہ خدائے زمیں، وہ خدائے زماں" مخمس کی ہیئت میں لکھی ہوئی ہے۔ اس کا ایک بند یہ ہے:

؎ خالقِ انس و جاں، مالکِ دو جہاں　　سب کا حاجت رواں، سب کا روزی رساں

؎ سب کی امید گہ، سب کی جائے اماں　　ایزدِ ذوالکرم، داورِ مہرباں

؎ وہ خدائے زمیں، وہ خدائے زماں ۱۴

عارف عبدالمتین تحریکِ ادبِ اسلامی کے شاعر ہیں۔ ان کا تعلق لاہور سے ہے۔ حمد، نعت و دیگر اصنافِ نظم و نثر میں ان کے کمالات موجود ہیں۔ "ہیں کون" کی ردیف میں ان کی حمد کا شعر یہ ہے:

؎ میں اپنے رنگوں کے بھجنے سے جب لرزتا ہوں　　مرے وجود میں رنگ اپنا کھولتا ہے کون؟ ۱۵

عزیز بگھروی تحریکِ ادبِ اسلامی (حلقۂ ادبِ اسلامی ہند) کے ممتاز شاعر تھے۔ ادارہ ادبِ اسلامی ہند کے ترجمان ماہنامے "نئی نسلیں" کے مدیر اور ماہنامہ "پیش رفت" دہلی کے بانی مدیر رہے۔ ان کی حمد کا مطلع و مقطع یہ ہے:

؎ شوق کو پرَ، حوصلہ کو پختگی دیتا ہے کون؟　　ناامیدی میں کرن کی امید دیتا ہے کون؟

؎ عالمِ وجدان میں چھپ چھپ کے نظروں سے عزیزؔ　　آدمی کو خیر و شر کی آگہی دیتا ہے کون؟ ۱۶

علیم ناصری تحریکِ ادبِ اسلامی کے شاعر ہیں۔ ان کا تعلق لاہور سے ہے۔ ان کی حمد "لا الہ الا اللہ" کے عنوان و ردیف سے ہے۔ اس کا مطلع و مقطع یہ ہے:

؎ ہر اک مرض کی دوا لا الہ الا اللہ　　دل و نظر کی شفا لا الہ الا اللہ

؎ اسی کی رحمت و عفو و کرم کا طالب ہے　　علیمؔ حمد سرا، لا الہ الا اللہ ۱۷

غالب عرفان کراچی سے تعلق رکھتے ہیں۔ تحریکِ ادبِ اسلامی کے کہنہ مشق شاعر ہیں۔ طویل بحر میں لکھی ان کی حمد کا مطلع و مقطع یہ ہے:

؎ ہمارے ذہنِ رسام میں محفوظ آگہی کی جو روشنی ہے　　عطائے ربِ جلیل بن کر صدی صدی سے بسی ہوئی ہے

؎ نہ صرف حدِ نظر کی دنیا کا حسن اس کا ہے آفریدہ　　جہانِ دیگر کی بزم عرفاںؔ بھی اس کی صناعی سے سجی ہے ۱۸

گوہر ملسیانی تحریکِ ادبِ اسلامی کے شاعر ہیں۔ صادق آباد، رحیم یار خان ان کا آبائی علاقہ ہے۔ ان کی حمد کا مطلع و مقطع یہ ہے:

مرے حُسن کو جگمائے ذکرِ نورانی وظیفہ ہے مرا شام وسحر تحمیدِ روحانی

تو مالک ہے عطا کرتا ہے سب کو اپنی مرضی سے کسی کو شوقِ دولت دے، کسی کو ذوقِ روحانی ۱۹

ماہر القادری تحریکِ ادبِ اسلامی کے نامور رہبر اور مشہور و معروف نعت گو اور نعت خواں شاعر ہیں۔ انھوں نے حمد یہ کلام بھی بڑی مہارت سے کہا ہے۔ ان کی حمد کے اشعار ملاحظہ کریں:

خدا کے نام سے ہر ابتدائے کار کریں اسی کی راہ میں ہر چیز کو نثار کریں

یہی تو دل کی سعادت ہے نطق کی معراج خدا کی حمد کریں اور بار بار کریں

ہر ایک پھول چمن کا، خدا کی آیت ہے اسی نگاہ سے نظارۂ بہار کریں۔ ۲۰

مظفر وارثی ایک نعت گو شاعر کے طور پر مشہور و معروف ہیں۔ حمد یہ کلام بھی ان کی وجۂ شہرت ہے۔ غزل گوئی میں بھی پیچھے نہیں رہے۔ ان کا کلام پڑھنے کا انداز نہایت دلکش و مترنم تھا۔ ان کی حمد سے دو منتخب اشعار ملاحظہ کریں:

ہر سحر ہوتی ہے اس کی ہی اجازت سے طلوع لمحے لمحے میں صداقت نظر آئے اس کی

میں ہوں زندہ تو مظفرؔ یہ کرم ہے اس کا میری ہر سانس میں قدرت نظر آئے اس کی۔ ۲۱

سید نظر زیدی لاہور سے تعلق رکھتے ہیں۔ نظرؔ تخلص کرتے ہیں۔ ان کی حمد یہ نظم دعائے نیم شبی کا ایک بند ملاحظہ کریں:

تیرا اکرم تو آج بھی عام ہے اے مرے خدا ہم ہی نہیں ہیں راہ یاب، ہم ہیں کمین و ناسزا

رحم و کرم بہ شانِ خود، لطف بہ نامِ مصطفیٰؐ بے گل و بے ثمر سہی، تیرے ہی گلستاں میں ہیں۔ ۲۲

یزدانی جالندھری لاہور سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کی حمد کے دو اشعار ملاحظہ کریں:

تیری توصیف کا آہنگ ہے اے ربِّ صمد مجھ کو آتی نہیں گو حمد و ثنا کی ابجد

ہر قدم پر مجھے درکار ہے اے ربِّ علا استعانت تری، تائید تری، تیری مدد۔ ۲۳

حفیظ الرحمن احسنؔ معروف شاعر اور سیّارہ کے مدیر ہیں۔ پہلے حفیظ الرحمن غازی پسروری کے نام سے جانے جاتے تھے۔ بعد میں احسنؔ تخلص اختیار کیا۔ تحریکِ ادبِ اسلامی سے وابستہ شاعر ہیں۔ ان کی مناجات کے دو شعر ملاحظہ کریں:

مرے التفات کی منتظر، مرے دل کی حسرتِ مستمر کوئی ایک ساعت معتبر، تری جلوہ گاہِ جمال میں!

مرے قلب و جاں پہ محیط ہے، وہ جو ایک رازِ بسیط ہے — تری خامشی کے جواب میں، مری بیکسی کے سوال میں! ۲۴

صفدر صدیق رضیؔ تحریکِ ادبِ اسلامی کے شاعر ہیں۔ عروس البلاد کراچی سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کی مناجات کا مطلع یہ ہے:

حلقۂ حرص و ہوا سے، دستِ خواہش سے بچا — مجھ کو مولا ہر طرح کی آزمائش سے بچا۔ ۲۵

عارف کلیم کی مناجات جس کی ردیف ترے سامنے ہے، کا مطلع یہ ہے:

سرِ لوحِ بخت عبارتیں، ترے سامنے — دلِ بے نوا کی جراحتیں، ترے سامنے۔ ۲۶

واجد امیر کی مناجات آمین ہے، اس کا مقطع یہ ہے:

دربدر ٹھوکریں کھانا نہ مقدر ٹھہرے — تیرا واجدؔ کبھی گمراہ نہ اب ہو، آمین۔ ۲۷

ماہنامہ سیّارہ لاہور کا ادبی سرمایہ تقریباً سات دہائیوں پر محیط ہے۔ اس شعری ادب میں اردو کی شعری روایت، نت نئے رجحانات، فنی محاسن، معاصر تواریخ، اور مجموعی رفتار و معیار کی عکاسی ملتی ہے۔ اردو، جس کی ابتدا و ارتقا میں علمائے دین اور صوفیائے کرام کا کردار مسلمہ رہا، نے برصغیر میں تبلیغِ اسلام کے لیے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔

اسلام کا بنیادی سبق توحید ہے، اور اردو شعرا نے اس مضمون کو مختلف انداز میں پیش کیا ہے۔ ماہنامہ سیّارہ کی بنیاد اسلامی ادب پر رکھی گئی، جس میں حمدیہ کلام ایک نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں پیش کیا گیا حمدیہ سرمایہ اس پورے شعری منظر نامے کو پیش کرتا ہے، جو قاری سے لے کر شاعرِ حمد تک ہر ایک کی توقعات پر پورا اترتا ہے۔

حواشی

۱۔ ص ۳۶۔ مارچ ۲۰۱۲ء، ماہ نامہ "سیارہ" لاہور۔

۲۔ ص ۱۳۔ دسمبر ۹۴ء، ایضاً۔

۳۔ ص ۳۷۔ مارچ ۲۰۱۲ء، ایضاً۔

۴۔ ص ۳۸۔ دسمبر ۸۵ء، ایضاً۔

۵۔ ص ۱۸۔ اشاعت خاص ۲۷ جنوری ۸۹ء، ایضاً۔

۶۔ ص ۴۱۔ مارچ ۲۰۱۲ء، ایضاً۔

۷۔ ص ۹۔ دسمبر ۹۶ء، ایضاً۔

۸۔ ص ۴۵ ۔ دسمبر ۸۵ء، ،ایضاً۔

۹۔ ص۱۷۔اِشاعت خاص ۲۷جنوری ۸۹ء ،ایضاً۔

۱۰۔ ص۳۷۔ دسمبر ۸۵ء ، ،ایضاً۔

۱۱۔ ص ۳۹۔ دسمبر ۸۵ء ،،ایضاً۔

۱۲۔ ص۸۔مارچ ۹۶ء، ،ایضاً۔

۱۳۔ ص ۳۷۔ دسمبر ۸۵ء ، ،ایضاً۔

۱۴۔ ص۲۷۔ دسمبر ۸۵ء ، ،ایضاً۔

۱۵۔ ص ۱۱۱۔مارچ ۲۰۱۲ء، ،ایضاً۔

۱۶۔ ص۱۰۔ دسمبر۹۶ء، ،ایضاً۔

۱۷۔ ص ۳۷۔مارچ ۲۰۱۲ء، ،ایضاً۔

۱۸۔ ص ۴۲۔مارچ ۲۰۱۲ء، ،ایضاً۔

۱۹۔ ص ۳۹۔مارچ ۲۰۱۲ء، ،ایضاً۔

۲۰۔ ص۳۳۔مارچ ۲۰۱۲ء، ،ایضاً۔

۲۱۔ ص ۱۹۱۔ دسمبر ۸۵ء، ،ایضاً۔

۲۲۔ ص ۵۲۔مارچ ۲۰۱۲ء، ،ایضاً۔

۲۳۔ ص۲۷۔ دسمبر ۸۵ء ، ،ایضاً۔

۲۴۔ ص ۱۵۔ دسمبر ۹۴ء ، ،ایضاً۔

۲۵۔ ص۲۴۔ مئی ۹۰ء ، ،ایضاً۔

۲۶۔ ص ۳۴۳۔مارچ ۲۰۱۲ء، ،ایضاً۔

۲۷۔ ص ۳۴۳،مارچ ۲۰۱۲ء، ،ایضاً۔